إِنَّ هٰذَا الْقُرآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ
لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا۔ (سورۂ بنی اسرائیل آیت: ۹)

’’حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے، اور جو لوگ (اس پر) ایمان لاکر
نیک عمل کرتے ہیں، انھیں خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بڑا اجر ہے‘‘۔ (قرآن)

اصلاحِ معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر ۱۷

قرآن کریم

اور اس کی 26 آیتیں

مولانا ارشد مدنی
صدر جمعیۃ علماء ہند

شائع کردہ

شعبۂ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء ہند ۱- بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کریم اور اس کی ۲۶/ آیتیں

أحْمَدُهُ وَأُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم.

گزشتہ چند دنوں سے ملک میں قرآن شریف کی ۲۶/ آیتوں کے متعلق یہ آواز زیادہ زور پکڑ رہی ہے کہ قرآن مسلمانوں کو مشرکین (مورتی پوجکوں) کے قتل کرنے اور مار ڈالنے کا حکم دیتا ہے اس لئے قرآن کی جن جن آیتوں میں مورتی پوجکوں کو قتل کرنے کا حکم آیا ہے ان کو قرآن سے نکالا جائے، کیونکہ ان آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کسی بھی غیر مسلم اور مورتی پوجک کو دنیا میں جینے کا حق نہیں دیتا اور اس کے ساتھ **اچھے رہن سہن** کو ناجائز سمجھتا ہے، حالانکہ قرآن شریف میں **سورت نمبر ۶۰/ آیت نمبر ۸ -۹ میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں** :

﴿لاَ يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ . إِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَأُوْلٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ﴾.

”اے مسلمانو! اللہ تم کو منع نہیں کرتا ان لوگوں سے جولڑتے نہیں تم سے دین پر اور انھوں نے نکالا نہیں تم کو تمہارے گھروں سے کہ کرو ان سے بھلائی اور انصاف کا سلوک بے شک اللہ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے۔ اللہ تو منع کرتا ہے تم کو ان لوگوں سے جو تم سے دین پر لڑے ہیں اور انھوں نے دین پر تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور ”شریک ہوئے تمہارے نکالنے میں“ کہ ان سے دوستی کرو اور جو کوئی ان سے دوستی کرے تو وہی لوگ گناہ گار ہیں“۔

یہ قرآن کا ایک عام حکم ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن غیر مسلموں کے ساتھ اچھے سلوک اور اچھے رہن سہن سے ہر حال میں منع نہیں کرتا، بلکہ وہ مشرکین کے ایک خاص گروہ سے جو مسلمانوں کو مذہب کی بنیاد پر جینے کا حق نہیں دیتا تھا قتل وقتال کرتا تھا، مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نکالتا تھا اور ان کی جائدادوں پر قبضہ کر لیتا تھا، ان کے ساتھ دوستی کرنے اور دوستی رکھنے سے منع کرتا ہے۔

اسی طرح سورت نمبر۴ر آیت نمبر۹۰ر میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَن يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا﴾.

"سوائے (ان مورتی پوجکوں کے) جو ایسے لوگوں سے جا ملتے ہیں جن میں اور تم میں مصالحت ہے، یا خود تمہارے پاس اس حالت میں آئیں کہ ان کے دل تمہارے ساتھ اور اپنی قوم کے ساتھ بھی لڑنے سے تنگ (منقبض) ہوں (یہ اللہ کا انعام ہے نہیں تو) اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط (دلیر) کر دیتا اور وہ تم سے لڑنے لگتے، پھر اگر وہ مشرک لوگ تم سے ایک طرف ہو جائیں یعنی تم سے نہ لڑیں اور تم سے کنارہ کش رہیں تو اللہ نے تم کو ان پر کوئی راستہ نہیں دیا"۔

اس آیت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ قرآن میں جہاں کہیں بھی مشرکین کے ساتھ قتل وقتال کا حکم دیا جا رہا ہے وہ عام مورتی پوجکوں اور مشرکوں کے ساتھ نہیں بلکہ ان ہی مشرکین کے ساتھ ہے جو کسی حال میں بھی سرزمین عرب میں کسی جگہ بھی مسلمانوں کو جینے اور رہنے کا حق نہیں دیتے تھے۔

جس کی مختصر سی تفصیل یہ ہے کہ اللہ نے حضرت محمد ﷺ کو جزیرۃ العرب مکہ میں پیدا فرمایا یہاں کے رہنے والے بتوں کی پوجا کرتے تھے اور اسی

کو دین سمجھتے تھے حضرت محمد ﷺ چالیس سال کی عمر تک ان ہی لوگوں میں نہایت شرافت اور پاکدامنی کے ساتھ رہتے رہے جب نبی کریم ﷺ کو ۴۰/ سال کی عمر میں نبوت ورسالت کی ذمہ داری ملی اور آپ نے اللہ کے حکم سے ایک اللہ کی عبادت کی تبلیغ شروع کردی تو مکہ کے رہنے والے چونکہ بت پرستی کرتے تھے اس لئے مکہ والوں نے اللہ کے رسول اوران کے متبعین کو بڑی بڑی تکلیفیں دینا شروع کردیں پھر بھی اس کے بعد ۱۳/ سال تک اللہ کے حکم پر آپ مکہ میں ہی مقیم رہے اور اپنی قوم کے ظلم وتشدد کو خود آپ ﷺ اور آپ کے گنے چنے شیدائی رات اور دن سہتے رہے، اس کے علاوہ ان لوگوں کا کوئی قصور نہیں تھا کہ یہ لوگ اس ماحول میں جہاں مکہ والوں نے ۳۶۰/ بت کعبۃ اللہ میں اور اس کے اردگرد رکھ رکھے تھے، وہاں یہ لوگ صرف ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے، چنانچہ مکہ کے مورتی پوجکوں کے ظلم وتشدد سے تنگ آکر ۸۰/ کے قریب مسلمان اللہ کے نبی ﷺ کی اجازت سے گھر بار اور آل اولاد چھوڑ کر سکون کے ساتھ ایک اللہ کی عبادت کرنے کے لئے حبشہ چلے گئے۔

مکہ معظّمہ میں ۱۳/ سال تک آپ کے ہاتھ میں کوئی طاقت نہیں تھی اگر طاقت ہوسکتی تھی تو اپنے خاندان اور قبیلہ کی طاقت ہوسکتی تھی مگر وہ سب کے سب مذہب کی بنیاد پر آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے شدید مخالف تھے اور ایسی ایسی تکلیفیں دیتے تھے جن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، جب ایک دن اپنے اور پرائے مکہ کے بڑے بڑے سردار اپنے ہاتھوں سے آپ کو قتل کرنے کے لئے تیار ہوکر جمع ہوگئے تو اللہ کے حکم پر اور اللہ کی حفاظت میں آپ

ان ہی لوگوں کے درمیان سے نکلے اور مدینہ منورہ آ گئے، اس سفر میں آپ کے ساتھی اور خدمت گزار صرف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

یہاں آکر اب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی اسلامی حکومت قائم کی جس کا کیپٹل مدینہ منورہ کو بنایا اور تمام وہ چیزیں جن کی کسی حکومت کو ضرورت ہوتی ہے وہ سب مہیا کیں یہاں آپ کی وفادار اور آپ کے اشارہ پر مرنے اور مٹنے والی فوج بھی ہے آج کی اصطلاح میں بیت المال (اسٹیٹ بینک) بھی ہے قید خانہ بھی ہے غرض وہ تمام چیزیں ہیں جن کی ضرورت تھی۔

اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مکہ سے آنے والے (دیش تیاگ کرنے والے) آپ کے ساتھیوں نے بھی مدینہ ہی کو اپنا وطن بنالیا۔

مکہ کے رہنے والے لوگ اس کو کب گوارا کر سکتے تھے کہ جن لوگوں کو بے سروسامانی اور بے بسی کی حالت میں اپنے گھر مکہ سے نکالدیا وہ کھلم کھلا ایک اللہ کی عبادت کرنے لگیں اور حکومت قائم کر کے بیٹھ جائیں اور ان کا سکہ عرب میں چلنے لگے؛ چنانچہ دشمنی کی آگ اور طاقت کے نشے میں اپنے پہلوان لڑاکو اور سرداروں کو لے کر ہتھیاروں سے سج دھج کر بدر کے میدان میں ان بے سہارا لوگوں کو تہس نہس کرنے کے لئے اور پہلی اسلامی حکومت کو بے نام ونشان کرنے کے لئے جمع ہو گئے، لیکن حکومت اور طاقت تو اللہ کی ہے اس نے ان بے سہارا تھوڑے سے لوگوں کے ہاتھوں سے ان کی ایسی درگت بنائی جس کا مکہ کے قریش تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اس ذلت ورسوائی اور ہزیمت نے ایک طرف تو مسلمانوں کے حوصلہ کو بڑھایا دوسری طرف قریش کے دل میں دشمنی کی ایسی آگ لگادی جس کی صحیح تصویر کھینچنا بھی مشکل ہے، دشمنی کی اسی آگ کے نتیجہ میں شکست کے بعد پے در پے ''احد'' اور ''احزاب'' کی لڑائیوں میں قریش مکہ

نے مدینہ پر چڑھائی کی ہے اللہ کے رسول اور مسلمانوں نے مکہ پر نہیں۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد یہ حقیقت سامنے آجانی چاہئے کہ قرآن میں جہاں بھی مورتی پوجک اور مشرکین کے ساتھ قتال اور لڑائی کا حکم آرہا ہے وہ سب مورتی پوجک اور مشرکین کے ساتھ نہیں بلکہ ان ہی لوگوں کے بارے میں آرہا ہے جن کے سینے مسلمانوں کی دشمنی کی آگ سے تندور بنے ہوئے ہیں، نہیں تو کسی غیر مسلم کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھے رہن سہن کا حکم ہمیشہ سے ہر مسلمان کے لئے وہی ہے جس کو اس مضمون کی ابتدا میں سورت نمبر ۶۰ر کی آیت نمبر ۸ر میں بتایا گیا ہے جو لوگ تمام غیر مسلموں کو ہمیشہ جہاں تہاں قتل کر ڈالنا اسلام کی تعلیم سمجھتے ہیں انھوں نے اسلام کو کچھ بھی نہیں سمجھا اسلام اللہ کا بھیجا ہوا ایک آسمانی مذہب ہے اور کوئی آسمانی مذہب اللہ کے بندوں کے قتل کا حکم ظالمانہ طور پر نہیں دیتا ہاں اللہ کے بھیجے ہوئے مذہب کا چراغ گل کرنے کے لئے یا اسلامی حکومت کی جڑ کھودنے کے لئے کوئی حکومت یا طبقہ کھڑا ہو جاتا ہے تو اسلام کی ان کے ساتھ کوئی صلح نہیں ہے۔

اس مختصر سی تمہید کو سامنے رکھنے اور سوچنے پر یہ حقیقت سامنے آجائے گی کہ ایسی دشمنی رکھنے والے اور حکومت کی جڑ اکھاڑنے والے لوگوں کو آج بھی دنیا میں کوئی دودھ نہیں پلاتا بلکہ ان کے ساتھ وہی کیا جاتا ہے جو اسلام نے کیا اور قرآن کی آیاتِ قتال میں اس کو بیان فرمایا اور سورہ نمبر ۶۰ر کی آیت نمبر ۹ر میں اسی مضمون کو واضح طور پر ظاہر بھی فرما دیا۔

اس مذکورہ حقیقت سے ناواقف لوگ ان آیتوں کو مذہب کی بنیاد پر تمام مشرکین کی مخالفت اور قتل کے معنٰی میں لیتے ہیں جبکہ یہ غلط ہے سورہ نمبر ۶۰ر آیت نمبر ۸ر یہ بتا رہی ہے کہ وہ غیر مسلم جو تمہارے دشمن نہیں ہیں تم ان کے

ساتھ اچھے سلوک اور اچھے ویوہار کے پابند ہو۔

ایک اور آیت: جس کو ان ۲۶ / آیتوں میں پیش کیا جاتا ہے وہ سورۃ نمبر ۹ / کی آیت نمبر ۲۸ / ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾.

''اے ایمان والو شرک کرنے والے ناپاک ہی ہیں تو وہ لوگ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آئیں''۔

یہاں بھی یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس سے مراد تمام شرک کرنے والے اور اللہ کے ساتھ بتوں کی عبادت کرنے والے ہیں، لیکن خود آیت میں ''شرک کرنے والے ناپاک ہیں'' کے ساتھ ''وہ لوگ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آئیں'' یہ بتا رہا ہے کہ یہ وہ ہیں جن کا کوئی گناہ کا کام کعبۃ اللہ کی عظمت کے خلاف ہو رہا تھا اس لئے ان کو بیت اللہ اور مسجد حرام کے قریب بھی آنے سے منع کیا گیا ہے، اور شرک کے ساتھ ساتھ یہ ناپاک کام ان خاص مشرکین کے ناپاک اور نجس ہو جانے کا سبب ہے چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد پہلے حج کے موقع پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جن باتوں کا اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا ان میں یہ بھی ایک خاص کام تھا کہ اس سال کے بعد کوئی سر سے پیر تک ننگا دھڑنگا کعبۃ اللہ کا طواف نہیں کرے گا کیونکہ قرب و جوار کے غیر مسلم لوگ کعبۃ اللہ کا طواف مادر زاد برہنہ اور ننگے کیا کرتے تھے، یعنی اس برہنگی اور ننگے پن کو انھوں نے اپنے دین کا حصہ بنا رکھا تھا جس طرح ہماری زبان میں اگر عقل کے خلاف کوئی کام کیا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ ''اس شخص کی عقل پر پتھر پڑ گئے'' یا ''عقل پر کتے موت گئے ہیں'' قریب قریب اسی طرح یہاں

فرمایا جا رہا ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کی عظمت وجلال والے گھر کے طواف جیسے مقدس عمل اور عبادت کو مادرزاد برہنگی کی گندی شکل میں عبادت کا روپ دے رکھا ہے ان کا یہ کام ہی نہیں گندا ہے بلکہ وہ تو کل کے کل گندے ہیں۔

نوٹ: جو لوگ مذہب کی بنیاد پر اسلام میں غیر مسلموں کے قتل کو جائز سمجھ رہے ہیں انھوں نے صرف قرآن کی کچھ آیتوں کے ترجمے کو پڑھ لیا اور اس کی تفسیر کو نہیں پڑھا اسی لئے ان کو ٹھوکر لگی ہے اگر وہ سورۃ نمبر ۶۰ر کی آیت نمبر ۸ر اور آیت نمبر ۹ر کے معنیٰ پر غور کر لیتے اور ان دونوں آیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے قتل وقتال کی آیتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے تو بات صاف ہو جاتی؛ کیونکہ یہ قتل وقتال کی آیتیں اگر تمام مشرکوں کے لئے ہوتیں تو سورہ نمبر ۶۰ر کی آیت نمبر ۸ر میں اور سورۃ نمبر ۴ر آیت نمبر ۹۰ر میں عام مورتی پوجکوں کے ساتھ اچھے ویوہار اور قتل وقتال نہ کرنے کی بات قرآن میں کیسے کہی جا سکتی تھی؟۔

قرآن اللہ کی کتاب ہے اس کا ایک ایک حرف صحیح ہے دنیا کا ہر مسلمان ۱۴۰۰ر چودہ سو سال سے اسی عقیدہ کے ساتھ پڑھتا پڑھاتا ہے مرتا اور جیتا ہے اس کو غلط کہنا سراسر غلط ہے ہاں اپنے اشکال کو دور کرنے کے لئے تفسیر پر ضرور غور کرنا چاہئے۔